

جو منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے۔ اس طرح گویا عقلمند کی زبان اس کے دل کے تابع ہے اور بے وقوف کا دل اس کی زبان کے تابع ہے۔

(۴۱)

یہی مطلب دوسرے لفظوں میں بھی حضرتؑ سے مروی ہے اور وہ یہ کہ: بے وقوف کا دل اس کے منہ میں ہے اور عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہے۔

بہر حال ان دونوں جملوں کا مقصد ایک ہے۔

(۴۲)

اپنے ایک ساتھی سے اس کی بیماری کی حالت میں فرمایا: اللہ نے تمہارے مرض کو تمہارے گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ خود مرض کا کوئی ثواب نہیں ہے، مگر وہ گناہوں کو مٹاتا اور انہیں اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ ہاں! ثواب اس میں ہوتا ہے کہ کچھ زبان سے کہا جائے اور کچھ ہاتھ پیروں سے کیا جائے، اور خداوند عالم اپنے بندوں میں سے نیک نیتی اور پاکدامنی کی وجہ سے جسے چاہتا ہے جنت میں داخل کرتا ہے۔

سید رضی فرماتے ہیں کہ: حضرتؑ نے سچ فرمایا کہ: مرض کا کوئی ثواب نہیں ہے، کیونکہ مرض تو اس قسم کی چیزوں میں سے ہے جن میں عوض کا استحقاق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ عوض اللہ کی طرف سے بندے کے ساتھ جو امر عمل میں آئے جیسے دکھ، درد، بیماری وغیرہ، اس کے مقابلہ میں اسے ملتا ہے، اور اجر و ثواب وہ ہے کہ کسی عمل پر اسے کچھ حاصل ہو۔ لہذا عوض اور ہے اور اجر اور ہے۔ اور اس فرق کو امیر المؤمنین علیہ السلام نے

فَلَتَاتُ كَلَامِهِ، مُرَاجَعَةً فِكْرِهِ وَ مُمَاحَصَةً رَأْيِهِ. فَكَانَ لِسَانَ الْعَاقِلِ تَابِعٌ لِقَلْبِهِ، وَ كَانَ قَلْبُ الْأَحْمَقِ تَابِعٌ لِّلِسَانِهِ.

(۴۱) قَدْ رَوَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَذَا الْمَعْنَى بِلَفْظٍ آخَرَ وَ هُوَ قَوْلُهُ: قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِي فِيهِ، وَ لِسَانُ الْعَاقِلِ فِي قَلْبِهِ.

وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ.

(۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ فِي عِلَّةِ اعْتَلَّتْهَا: جَعَلَ اللَّهُ مَا كَانَ مِنْ شَكْوَاكَ حَطًّا لِّسَيِّئَاتِكَ، فَإِنَّ الْمَرَضَ لَا أَجْرَ فِيهِ، وَ لَكِنَّهُ يَحُطُّ السَّيِّئَاتِ، وَ يَحْتُمُّهَا حَتَّ الْأَوْرَاقِ، وَ إِنَّمَا الْأَجْرُ فِي الْقَوْلِ بِاللِّسَانِ وَ الْعَمَلِ بِالْأَيْدِي وَ الْأَقْدَامِ، وَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ يُدْخِلُ بِصَدَقِ النَّبِيِّ وَ السَّرِيرَةِ الصَّالِحَةِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ الْجَنَّةَ.

وَ أَقُولُ: صَدَقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ الْمَرَضَ لَا أَجْرَ فِيهِ»، لِأَنَّهُ مِنْ قَبِيلِ مَا يُسْتَحَقُّ عَلَيْهِ الْعَوَضُ، لِأَنَّ الْعَوَضَ يُسْتَحَقُّ عَلَى مَا كَانَ فِي مُقَابَلَةِ فِعْلِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْعَبْدِ مِنَ الْأَلَامِ وَ الْأَمْرَاضِ وَ مَا يَجْرِي مَجْرَى ذَلِكَ. وَ الْأَجْرُ وَ الثَّوَابُ يُسْتَحَقَّانِ عَلَى مَا كَانَ فِي مُقَابَلَةِ فِعْلِ الْعَبْدِ، فَبَيْنَهُمَا فَرْقٌ قَدْ بَيَّنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا

اپنے علم روشن اور رائے صحاب کے مطابق بیان فرما دیا ہے۔

(۴۳)

خباہ ابن ارتؓ کے بارے میں فرمایا:

خدا خباہ ابن ارتؓ پر اپنی رحمت شامل حال فرمائے! وہ اپنی رضامندی سے اسلام لائے، اور بخوشی ہجرت کی، اور ضرورت بھر پر قناعت کی، اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہے، اور مجاہدانہ شان سے زندگی بسر کی۔

يَقْتَضِيهِ عِلْمُهُ الثَّقَابُ، وَرَأْيُهُ الصَّائِبُ.

(۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي ذِكْرِ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ:

يُرْحَمُ اللَّهُ خَبَابُ ابْنِ الْأَرْتِ،
فَلَقَدْ أَسْلَمَ رَاغِبًا، وَهَاجَرَ طَائِعًا، وَقَنِعَ
بِالْكَفَافِ، وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ، وَ
عَاشَ مُجَاهِدًا.

حضرت خباہ ابن ارتؓ رضی اللہ عنہ پیغمبر ﷺ کے طلیل القدر صحابی اور مہاجرین اولین میں سے تھے۔ انہوں نے قریش کے ہاتھوں طرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں۔ چلچلاتی دھوپ میں کھڑے کئے گئے، آگ پر لٹائے گئے، مگر کسی طرح پیغمبر اکرم ﷺ کا دامن چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ بدر اور دوسرے معرکوں میں رسالت مآب ﷺ کے ہمراہ رہے۔ صفین و نہروان میں امیر المؤمنین علیؑ کا ساتھ دیا۔ مدینہ چھوڑ کر کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ چنانچہ یہیں پر ۷۳ برس کی عمر میں ۳۹ ہجری میں انتقال فرمایا۔ نماز جنازہ امیر المؤمنین علیؑ نے پڑھائی اور بیرون کوفہ دفن ہوئے اور حضرت نے یہ کلمات ترحم ان کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمائے۔

☆☆☆☆☆

(۴۴)

خوش نصیب اس کے جس نے آخرت کو یاد رکھا، حساب و کتاب کیلئے عمل کیا، ضرورت بھر پر قناعت کی اور اللہ سے راضی و خوشنود رہا۔

(۴۵)

اگر میں مومن کی ناک پر تلواریں لگاؤں کہ وہ مجھے دشمن رکھے تو جب بھی وہ مجھ سے دشمنی نہ کرے گا، اور اگر تمام متاع دنیا کافر کے آگے ڈھیر کر دوں کہ وہ مجھے دوست رکھے تو بھی وہ مجھے دوست نہ رکھے گا۔ اس لئے کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو پیغمبر اُمّی ﷺ کی زبان سے ہو گیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: «اے علی! کوئی مومن تم سے دشمنی نہ رکھے گا، اور کوئی منافق تم سے محبت نہ کرے گا»۔

(۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

طُوبَى لِمَنْ ذَكَرَ الْمَعَادَ، وَعَمِلَ لِلْحِسَابِ، وَ
قَنِعَ بِالْكَفَافِ، وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ.

(۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ ضَرَبْتُ خَيْشُومَ الْمُؤْمِنِ بِسَيْفِي هَذَا
عَلَى أَنْ يُبْغِضَنِي مَا أَبْغَضَنِي، وَ لَوْ صَبَبْتُ
الدُّنْيَا بِجَمَاتِهَا عَلَى الْمُنَافِقِ عَلَى أَنْ يُحِبَّنِي
مَا أَحَبَّنِي، وَ ذَلِكَ أَنَّهُ قَضَى فَا نَقَضَى عَلَى
لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا عَلِيُّ! لَا
يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَ لَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ.»

(۴۶)

(۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے کہیں اچھا ہے جو تمہیں خود پسند بنا دے۔

سَيِّئَةٌ تَسُوءُكَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ.

جو شخص ارتکاب گناہ کے بعد ندامت و پشیمانی محسوس کرے اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے وہ گناہ کی عقوبت سے محفوظ اور توبہ کے ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور جو نیک عمل بجالانے کے بعد دوسروں کے مقابلہ میں برتری محسوس کرتا ہے اور اپنی نیکی پر گھمنڈ کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ اب اس نیکی نے کوئی کھٹکا نہیں رہا وہ اپنی نیکی کو برباد کر دیتا ہے اور حسن عمل کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو توبہ سے معصیت کے داغ کو صاف کر چکا ہو وہ اس سے بہتر ہوگا جو اپنے غرور کی وجہ سے اپنے کئے کو ضائع کر چکا ہو اور توبہ کے ثواب سے بھی اس کا دامن خالی ہو۔

☆☆☆☆☆

(۴۷)

(۴۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

انسان کی جتنی ہمت ہوتی ہی اس کی قدر و قیمت ہے، اور جتنی مروت اور جوانمردی ہوگی اتنی ہی راست گوئی ہوگی، اور جتنی حمیت و خودداری ہوگی اتنی ہی شجاعت ہوگی، اور جتنی غیرت ہوگی اتنی ہی پاکدامنی ہوگی۔

قَدْرُ الرَّجُلِ عَلَى قَدْرِ هِمَّتِهِ، وَ صِدْقُهُ عَلَى قَدْرِ مُرْوَعَتِهِ، وَ شَجَاعَتُهُ عَلَى قَدْرِ أَنْفَتِهِ، وَ عِفَّتُهُ عَلَى قَدْرِ غَيْبَتِهِ.

(۴۸)

(۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کامیابی دورانندیشی سے وابستہ ہے، اور دورانندیشی فکر و تدبر کو کام میں لانے سے، اور تدبر بھیدوں کو چھپا کر رکھنے سے۔

الظَّفَرُ بِالْحَزْمِ، وَ الْحَزْمُ بِاجَالَةِ الرَّأْيِ، وَ الرَّأْيُ بِتَخْصِيْنِ الْأَسْرَارِ.

(۴۹)

(۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینے کے حملہ سے ڈرتے رہو۔

إِحْذَرُوا صَوْلَةَ الْكِرِيمِ إِذَا جَاعَ، وَ اللَّيْمِ إِذَا شَبِعَ.

مطلب یہ ہے کہ باعزت و باوقار آدمی تمہی ذلت و توہین گوارا نہیں کرتا۔ اگر اس کی عزت و وقار پر حملہ ہوگا تو وہ بھوکے شیر کی طرح چھلٹے گا اور ذلت کی زنجیروں کو توڑ کر رکھ دے گا، اور اگر ذلیل و کم ظرف کو اس کی حیثیت سے بڑھا دیا جائے گا تو اس کا ظفر چھلک اٹھے گا اور وہ اپنے کو بلند مرتبہ خیال کرتے ہوئے دوسروں کے وقار پر حملہ آور ہوگا۔

☆☆☆☆☆

(۵۰)

لوگوں کے دل صحرائی جانور ہیں، جو ان کو سدھائے گا اس کی طرف جھکیں گے۔

(۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قُلُوبُ الرِّجَالِ وَحُشِيَّةٌ، فَمَنْ تَأَلَّفَهَا أَقْبَلَتْ عَلَيْهِ.

اس قول سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ انسانی قلوب اصل فطرت کے لحاظ سے وحشت پسند واقع ہوتے ہیں اور ان میں انس و محبت کا جذبہ ایک اکتسابی جذبہ ہے۔ چنانچہ جب انس و محبت کے دعائی و اسباب پیدا ہوتے ہیں تو وہ مانوس ہو جاتے ہیں، اور جب اس کے دعائی ختم ہو جاتے ہیں یا اس کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو وحشت کی طرف عود کر جاتے ہیں، اور پھر بڑی مشکل سے محبت و انتہلاف کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

مرجان دلم را کہ این صرغ وحشی ز بامی کہ برخاست به مشکل نشیند

☆☆☆☆☆

(۵۱)

جب تک تمہارے نصیب یا اور ہیں تمہارے عیب ڈھکے ہوئے ہیں۔

(۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَيْبُكَ مَسْتُوْرٌ مَا أَسْعَدَكَ جَدُّكَ.

(۵۲)

معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو۔

(۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ.

(۵۳)

سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو، اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا۔

(۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً، فَأَمَّا مَا كَانَ عَنْ مَسْئَلَةٍ، فَحَيَاءٌ وَتَذَمُّمٌ.

(۵۴)

عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں اور جہالت سے بڑھ کر کوئی بے مائیگی نہیں۔ ادب سے بڑھ کر کوئی میراث نہیں اور مشورہ سے زیادہ کوئی چیز معین و مددگار نہیں۔

(۵۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا غِنَى كَالْعُقْلِ، وَ لَا فَقْرٌ كَالْجُهْلِ، وَ لَا مِيرَاثٌ كَالْأَدَبِ، وَ لَا ظَهِيْرٌ كَالْمِشَاوَرَةِ.

(۵۵)

صبر دو طرح کا ہوتا ہے: ایک ناگوار باتوں پر صبر اور دوسرے پسندیدہ چیزوں سے صبر۔

(۵۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الصَّبْرُ صَبْرَانِ: صَبْرٌ عَلَى مَا تَكْرَهُ، وَ صَبْرٌ عَمَّا تُحِبُّ.